جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی وجوہات

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد (اقبال)

آزاد کشمیر کی حکومت نے مرزائی جماعت کو اقلیت قرار دینے کی طرف جو قدم اٹھایا ہے، اس پر مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے خلیفہ ثالث امام احمدیہ جماعت ربوہ بہت سیخ پا ہوئے ہیں اور آزاد کشمیر کی حکومت کو مختلف رنگ و نوعیت کی دھمکیاں دیں ہیں۔ اور ایک پمفلٹ کے ذریعہ حکومت آزاد کشمیر اور اس کے صدر کے خلاف شدید قسم کا زہریلا پروپگنڈہ شروع کیا ہے اور اپنے دلی تعصب سے سخت معاندانہ زہر اگلا ہے کہ ہمیں مسلمانوں سے الگ کرنے کا اقدام کیوں کیا ہے۔

یہ پمفلٹ اتنی کثیر تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا ہے کہ شاید ہی کوئی وکیل، ایڈووکیٹ اور حکومت کا آفیسر بچا ہو، جس کے پاس یہ پمفلٹ اور اپنے حواریوں سے دیگر پمفلٹ چھپوا کر نہ بھیجا ہو۔

مرزائی جماعت پروپیگنڈہ کے فن میں ماہر ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مسلمانوں نے مرزائیوں کو اپنے سے الگ کیا تھا یا وہ خود اپنے مخصوص مفاد اور ارادہ سے الگ ہوئے ہیں؟ اور اپنے الگ ہونے کے ساتھ ہی مسلمانوں کو جس انداز سے خطاب کیا ہے وہ بالکل ناقابل برداشت ہے۔ مرزائیوں کے بانی غلام احمد قادیانی نے اپنی علیحدگی سے مسلمانوں کو جو اشتعال دلایا اور اسلام کی جس طرح

توہین کی، کیا ان کا کوئی حق باقی ہے کہ ان کے وجود کو مسلمانوں کی حکومت کے اندر برداشت کر لیا جائے۔ یہ سوال آج سے نہیں بلکہ تقریباً ۸۰۔ ۹۰ سال سے پیدا ہوا۔ یہ مسئلہ مذہبی نہیں رہا بلکہ اب سیاسی مسئلہ ہے جس کا حل جس قدر جلدی ہو کر لیا جائے اس میں مرزائیوں کا اپنا مفاد بھی ہے تاکہ ان کو کسی طرح سے بھی خطاب ہی نہ کیا جائے اور پھر وہ پاکستان میں یا دیگر ممالک میں اپنی مرضی سے زندگی بسر کر سکیں اور مخصوص مقاصد کی تکمیل کر سکیں۔

قرآن کریم کی مخالفت:

قرآن کریم جو خدائی کلام ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تعلیم دی گئی ہے جو اس تعلیم کی مخالفت کرتا ہے، اس کے حق مخالفت کو کوئی مسلمان روک نہیں سکتا۔ مگر شرط ہے کہ وہ مسلمانوں سے اپنے وجود کو الگ کر کے قرآن کریم پر بیشک اعتراض کرے، مخالفت کرے، اسلام کی مخالفت کرے۔ اس حق کو مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ پھر اس مخالفت کا آئینی جواب بھی مسلمانوں کا مسلمہ حق ہے۔

قرآنِ کریم کا فرمان:

۱۔ "ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعًا لست منہم فی شیءٍ"۔

یعنی بیشک جن لوگوں نے تفرقہ ڈالا، اپنے دین میں اور ہو گئے مختلف گروہ، نہیں آپ کو ان سے کوئی سروکار۔ (پارہ ۸، رکوع ۱۹)

۲۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (پارہ ۴) اور تھامے رہو اللہ کی رسی مل کر اور نہ ہو فرقہ فرقہ!

۳۔ اور نہ ہو جاؤ ان کی طرح جو ہو گئے فرقہ فرقہ اور باہم اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ آچکیں ان کے پاس روشن دلیلیں اور یہی لوگ ہیں جنہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(پارہ ۱۰۔ رکوع ۱۰)

اس پاکیزہ تعلیم اور حکم کی تشریح و تبصرہ کا کیا تقاضا ہے۔ یہ عذابِ عظیم کن کے لئے ہے اور پھر ایسے لوگوں کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا ان کی امت سے کیا لگاؤ یا واسطہ ہے۔

فرقہ بندی کی بنیاد:

مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن کریم کے حکم کے خلاف جس ناپاک

دیدہ دلیری سے اپنا فرقہ مسلمانوں سے الگ بنایا اور اقلیت بننے کا اقدام کیا۔ اس کا مجرم اخلاقاً اور شرعاً کون ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ "مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔" (تریاق القلوب صہ ۲۴۵ مصنفہ غلام احمد قادیانی)

۲۔ "تمہیں (مرزائیوں کو۔ ناقل) دوسرے فرقوں کو جو دعوئے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل ضبط ہو جائیں۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے اور دل سے اطاعت بھی کرتا ہے وہ ہر ایک بات میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے۔" (اربعین نمبر ۴ صہ ۲۸ تا صہ ۳۴ مصنفہ غلام احمد قادیانی)

نہ جانے وہ کون سا خدا ہے جو مرزا صاحب کو تفریق و فرقہ بندی۔ اور قرآن کریم سے بغاوت و سرکشی کی تلقین کر رہا ہے۔ شاید ربنا عاج۔ ترجمہ ہمارا خدا ہاتھی دانت کا ہے (الہام مرزا صاحب۔ ناقل)

۳۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا،

ہر قسم کا اختلاف:

اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے فرمایا کہ ایک ایک چیز میں ان (مسلمانوں ناقل) سے اختلاف ہے۔"

(خطبہ میاں محمود خلیفہ دوئم ۱۹۳۱ء پسر مرزا غلام احمد، اخبار الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

علیحدگی جماعت یعنی اقلیت:

۴۔ "کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہود بے بہبود سے الگ نہیں کیا؟ کیا وہ انبیاء جن کی سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں نظر آتی ہیں، انہوں نے اپنی جماعت کو غیروں سے الگ نہیں کیا؟ ہر ایک کو ماننا پڑے گا کہ بیشک کیا ہے۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب نے

بھی جو نبی اور رسول ہیں، اپنی جماعت کو غیروں سے الگ کیا ہے تو نئی اور انوکھی بات کون سی ہے!

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵، صکے۔ مؤرخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۸ء)

۵ - "غیر احمدیوں (مسلمانوں - ناقل) سے نمازیں الگ کی گئیں - ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔

دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں - ایک دینی، دوسرا دنیاوی - دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت ہوتا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے - سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے - غرضیکہ ہر ایک طریق سے ہم کو حضرت مسیح موعود نے غیروں سے الگ کیا ہے۔"

(کلمۃ الفصل، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد)

۶ - "یہ جو ہم نے دوسرے مدعیانِ اسلام سے قطع تعلق کیا ہے، اول تو خدا کے حکم سے تھا، نہ اپنی طرف سے۔"

(قول مرزا غلام احمد - شائع شدہ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۶، نمبر ۸)

۷ - "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں - میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔

(آئینہ احمدیت صہ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد پسر مرزا غلام احمد)

غیر احمدی ہندوؤں عیسائیوں کی طرح ہیں:

۸ - "جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے، وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے - کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو ہندو یا عیسائی کو لڑکی دے - ان لوگوں (مسلمانوں) کو تم کافر کہتے ہو - مگر تم سے کافر اچھے رہے - کہ کافر ہو کر بھی کافر کو لڑکی نہیں دیتے - مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو لڑکی دیتے ہو۔"

(کتاب ملائکۃ اللہ مصنفہ مرزا محمود خلیفہ دوم)

صاف مسئلہ غیر احمدی مسلمان نہیں:

"اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ حضرت مسیح موعود کو ماننے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ ان غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے"

(قادیانی اخبار - ریویو آف ریلیجنز، صفحہ ۱۲۹، نمبر ۲، جلد ۱۴)

۱۰ - غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کیلئے دعائے مغفرت جائز نہیں"

(فتوی مفتی سرور شاہ - اخبار الفضل قادیان ۷ر فروری ۱۹۲۱ء)

حقیقی نبی:

"حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے"

(قول الفصل مصنفہ میاں محمود خلیفہ دوئم صفحہ ۱۲)

حَکَم:

"جو شخص حَکَم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ سے جس کو چاہے، خدا سے علم پا کر اسے رد کر دے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰، مصنفہ غلام احمد)

مجازی نبی نہیں:

"پس شریعت اسلامی، نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں" (حقیقۃ النبوۃ۔ مصنفہ میاں محمود پسر غلام احمد صفحہ ۱۷۴)

میری امت:

میری امت کے دو حصے ہوں گے، ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کرینگے اور یہ تباہ ہو جائیں گے۔ دوسرے وہ جو مہدیت کا رنگ اختیار کریں گے"

(اخبار الفضل قادیان نمبر ۸۴ مؤرخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء)

احمدی قوم کا تصور:

"دنیا میں تین بڑی سلطنتیں کہلاتی ہیں اور تینوں نے جو تنگ دلی اور تعصب کا نمونہ اس شائستگی کے زمانہ میں دکھایا وہ احمدی قوم کو یہ یقین دلائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ احمدیوں کی آزادی تاج برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہے"

(اخبار الفضل قادیان نمبر جلد ۲ نمبر ۳۸ ۔ مورخہ ۳ ار ستمبر ۱۹۱۴ء)

احمدی قوم:

"پس آپ وہ قوم ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے چن لیا ہے اور یہ میری دعاؤں کا ثمرہ ہے، جو اس نے مجھے دکھایا"

(منصب خلافت مصنفہ میاں محمود احمد ص۱۷)

"قوم کو چاہیئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالائے ۔ مالی طرح بھی خدمت کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے ۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ چندہ کے بغیر نہیں چلتا ۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرتِ موسیٰ، حضرتِ عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کیئے گئے"

(ارشاد مرزا غلام احمد ۹ر جولائی ۱۹۰۳ء مندرجہ الفضل ۲۵ر فروری ۱۹۳۰ء)

علیحدگی:

"خلیفۂ اوّل (نورالدین) نے اعلان کیا تھا، ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور!" (اخبار الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء)

مردہ اسلام:

"مجھے چھوڑ کر مردہ اسلام پیش کروگے!" (اخبار الفضل قادیان ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

علیحدگی بدیں وجہ کہ مسلمان دوزخی ہیں:

"جب کوئی مصلح آیا، اس کے ماننے والوں کو نہ ماننے والوں سے علیحدہ ہونا پڑا ۔ اگر تمام انبیاء سابق کا فعل قابلِ ملامت نہیں اور ہرگز نہیں تو مرزا غلام احمد کو الزام دینے والے انصاف کریں سپس جس طرح موسیٰ کی آواز اسلام تھی (یہودی الگ اقلیت تھے ۔ ناقل) حضرت عیسیٰ کے وقت میں عیسیٰ کی ۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اسلام کا صور تھا، اسی طرح آج قادیان سے بلند ہونے والی آواز، اسلام کی آواز ہے ۔ انہی دنوں ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا تعالیٰ اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے کرنا بجائے گا اور اس کی آواز پر ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھچ آئے گا ۔ بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں اور دوزخ کے بھرنے

کے لئے پیدا کئے گئے ہیں " (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲)

علیحدگی بوجہ خبیث عقیدہ :

" ورنہ آپ حسب الحکم الٰہی ، اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے ۔ یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے . . . . . مسیح موعود کے منکروں کو خدا مسلمان نہیں مانتا تو ہم کون ہیں کہ اس کا انکار کریں ۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ، قادیان ص ۱۲۹ تا ۱۳۲ جلد ۱۴ نمبر ۳)

مسلمان عیسائی و یہودی ہیں :

" اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی ، یہودی اور مشرک رکھا " (نزول مسیح ص۴ مصنفہ غلام احمد قادیانی)

——— پھر ان مسلمانوں میں گھسنا قابلِ شرم نہیں ! (ناقل)

خدا کی مانند :

" دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ۔ عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں ، خدا کی مانند " (حاشیہ اربعین ص ۳ ، ۲۰ ۔ مصنفہ مرزا غلام احمد)

کامل علیحدگی :

کیا غیر احمدیوں کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود کا عمل در عمل کسی پر مخفی ہے ؟ آپ ... اپنی ساری زندگی میں غیروں کی کسی انجمن کے ممبر نہیں ، نہ ان میں سے کسی کو اپنی انجمن کا ممبر بنوایا ، نہ کبھی ان کو چندہ دیا ، نہ کبھی ان سے چندہ مانگا " (کشف اختلاف ص۴۲ مصنفہ مفتی سرور شاہ ، مفتی فرقہ احمدیہ)

(چندہ دیا نہ ہو مگر چندہ لیا ضرور ہے ۔ ناقل) ملاحظہ ہو :

تصویر کا دوسرا رخ ——— چندہ طلبی !

۱۔ " آب میں اس جگہ بخدمت عالی دیگر امراء اور اکابر کے بھی کہ جن کو اب تک اس کتاب (براہین احمدیہ ۔ ناقل) سے کچھ اطلاع نہیں ، اس قدر گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اگر اشاعت میں اس کتاب کی غرض سے کچھ مدد فرمادیں تو ان کی توجہ سے پھیلنا اور شائع ہوتا ، اس کتاب کا دلی مقصد اور قلبی تمنا ہے ، نہایت آسانی سے ظہور میں آجائے گا " (براہین احمدیہ

حصہ چہارم - آخری اشتہار، ہم اور ہماری کتاب"

۲- لہٰذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت فرمائیں۔ اغنیاء اگر اپنے مطبخ کا ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمادیں تو یہ کتاب بہ سہولت چھپ جائیگی۔"

(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت حصہ اوّل ص۳۵، اپریل ۱۸۷۹ء)

۳- "میں ان صاحبوں کی اعانت سے ایسا ممنون ہوں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جن سے میں ان کا شکریہ ادا کرسکوں۔ بالخصوص جب میں دیکھتا ہوں کہ بعض صاحبوں نے اس کارِ خیر کی تائید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بعض نے زائد اعانتوں کے لئے اور بھی مواعید فرمائے ہیں تو میری یہ ممنونی اور احسان مندی اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔"

(التماس ضروری مندرجہ براہین احمدیہ مجموعہ ہر چہار، صفحہ ابتدا)

انتہائی چالبازی ۔۔۔ ۵ اور ۵۰ میں نقطہ کا فرق:

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، لہٰذا پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔"

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم صفحہ ۷، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اقلیت کے صفات:

اور عام وہ عقیدت مندی اور محبت جو کسی ہندو کو حضرت کرشن یا حضرت رامچندر جی یا کسی عیسائی کو حضرت مسیح ناصری سے یا کسی یہودی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوسکتی ہے، وہ اپنے پورے کمال کے ساتھ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رکھتے ہیں۔" (تقریر فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ بمقام قادیان - ۸ رجولائی ۱۹۳۵ء، مندرجہ الفضل ۱۲ رجولائی ۱۹۳۵ء)

(یہاں مسلمانوں کی عقیدت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا دیدہ دانستہ اظہار نہیں کیا ۔۔۔۔۔ ناقل)

مبارک: " مبارک وہ جس نے مجھ کو پہچانا ، میں خدا کی سب راہوں سے آخری راہ

ہوں اور اس کے سب نوروں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت وہ ہے جو مجھے چھوڑتا ہے کیوں میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص ۶۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

امتی اور ظلی:

مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث ربوہ نے اپنے ٹریکٹ "ختم نبوت یعنی مقام محمدیت کی تفسیر" کے صفحہ ۸ پر مرزا غلام احمد مدعی نبوت اور مسیح کے متعلق لکھا ہے کہ:

"نہ پہلے آنے والوں کے نتیجہ میں رخنہ پڑا، نہ بعد میں آنے والے امتی اور ظلی نبی کے آنے پر کوئی خلل واقع ہو سکتا ہے۔ آخری نبی کا یہی وہ مقام محمدیت ہے جس کی رو سے ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔" (ٹریکٹ ص ۱۸، الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۲ء)

گویا مرزا ناصر احمد خلیفہ ربوہ، خاتم النبیین کو آخری نبی اس معنیٰ میں تسلیم کرتے ہیں کہ حضور کے بعد مرزا غلام احمد امتی وظلی نبی شامل ہے۔ سبحان اللہ کیسی جدید لغت تیار ہو رہی ہے۔ اس طرح مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث ربوہ اپنے عقائد سے خود منحرف ہو رہے ہیں اور خود کافروں میں شامل ہو رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

امتی ہونا کفر ہے، تردید امتی:

"حضرت مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں، امتی قرار دینا ہے اور امتیوں میں داخل کرنا ہے۔ جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۳، نمبر ۳۔ ۲۹ جون ۱۹۱۵ء)

مرزا ہی محمد رسول اللہ ہے:

"پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد، چچا مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۰۵، جلد ۱۴، نمبر ۳)

محمد رسول اللہ بشکل مرزا غلام احمد آیا:

"ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہوئے ہیں۔"
(اخبار الحکم قادیان ۳۰ ر نومبر ۱۹۰۱ء)

محمد رسول اللہ دوبارہ آئیگا:

"قرآن کریم پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیگا"
(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۰۵ جلد ۱۴ نمبر ۳، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

پھر سوچو: "اگر محمد رسول اللہ پہلی بعثت میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے، تو دوسری بعثت میں جو اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہوتی ہے، وہی محمد رسول اللہ کیوں نبی اور رسول نہیں رہا؟"
(اخبار فاروق قادیان، جلد ۲۱، نمبر ۲، ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۳۶ء)

عین محمد:

۱۔ "پس اس لئے آپ کے عین محمد ہونے میں کوئی شبہ نہیں"
(اخبار الفضل قادیان ۱۶ ر ستمبر ۱۹۱۵ء)

۲۔ "مسیح موعود محمد است و عین محمد است ہے"
(اخبار الفضل قادیان ۲۸ ر اکتوبر ۱۹۱۵ء)

مصطفٰے مرزا ہے:

۵۔ حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفٰے میرزا بن کے آیا!
(اخبار الفضل قادیان ۲۸ ر مئی ۱۹۲۸ء)

نیا کلمہ کی ضرورت نہیں:

"ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی تھی"
(کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد، ایم۔اے، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۵۸، جلد ۱۴ نمبر ۴)

جہاد حرام:

یہ مبارک فرقہ نہ ظاہری طور پر، نہ ہی پوشیدہ طور پر، جہاد کی تعلیم کو ہرگز

جائز نہیں سمجھتا - بلکہ قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کے لئے لڑائیاں لڑی جائیں۔" (تریاق القلوب ص ۳۲۲ ایڈیشن سوئم مصنفہ مرزا غلام احمد)

(گویا جنگ بدر، جنگ احد، وغیرہ غزوات مرزائیوں کی نگاہ میں حرام ہیں - حالانکہ جہاد مسلمانوں کی بقا کا اہم مسئلہ ہے جسے قرآن کریم فرض قرار دیتا ہے - قرآن کریم کی آیات کا انکار، قرآن کریم کا انکار ہے ۔ تو پھر مرزائی کس طرح مسلمانوں میں شامل رہ سکتے ہیں؟ وہ الگ اقلیت ہیں - ناقل)

مسلمانوں سے رشتہ حرام، وہ عیسائی ہیں:

"ہم تو دیکھتے ہیں کہ غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔"

(کلمۃ الفصل جلد ۱۴، ص ۱۶۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم - اے)

احمدی قوم:

"مگر جس دن سے تم احمدی ہوئے، تمہاری قوم تو احمدیت ہو گئی - شناخت اور امتیاز کیلئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو - ورنہ اب تو تمہاری گوت ۔ تمہاری ذات احمدی ہی ہے - پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟"

(ملائکۃ اللہ ص ۴۶ - ۴۷، مصنفہ میاں محمود خلیفہ دوئم قادیان)

دودھ کی مکھی:

"بہر حال اس وقت تک ہم مسلمانوں کا ایک حصہ سمجھے جاتے تھے - مگر مسلمانوں نے گذشتہ فتنہ سے مرعوب ہو کر ہمیں اس طرح الگ کرنے کی کوشش کی جس طرح دودھ سے مکھی نکال دی جاتی ہے"

(خطبہ جمعہ میاں محمود ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء جلد ۲۶ نمبر ۲۶۳)

کتنا سفید جھوٹ اور غلط بیانی ہے ۔ حالانکہ مرزائی ابتدا ہی سے خود کو

مسلمانوں سے الگ کرتے چلے آئے ہیں اور اقلیت بننے کی کوشش کرتے رہے مگر اس کے باوجود الزام مسلمانوں کے سر تھوپتے ہیں۔ ناقل)

علامہ اقبالؒ، نقاشِ پاکستان کا مطالبہ:

حضرت علامہ اقبالؒ نے مرزائی جماعت کی تعلیمات اور تحریرات کا بغور مطالعہ کیا تو آپ نے جذبہ ایمانی کا اظہار فرمایا:

"قادیانیت اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے مگر باطنی طور پر روح و مقاصد کے لئے مہلک ہے . . . یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے" (حرف اقبال ص۱۲۱)

مرزائی الگ اقلیت قرار دی جاوے:

"میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہی ہوگا کہ وہ (قادیانیوں) (مرزائیوں کو الگ جماعت تسلیم کرے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔ مسلمان ان سے ویسی ہی رواداری سے کام لے گا۔ جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے" (حرف اقبال ص۱۲۸)

گستاخ جماعت:

ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا۔ جب ایک نئی نبوت بانیٔ اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرتؐ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا، درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے"

(حرف اقبال ص۱۳۲)

الگ فرقہ قرار دیا جاوے:

"ملت اسلامیہ کو اس بات کا پورا حق ہے کہ وہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دے اگر حکومت نے یہ مطالبہ پورا نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گذرے گا، کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ کیونکہ ابھی وہ

اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کو برائے نام کی اکثریت سے ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کر رہی ہے" (حرف اقبال صفحہ ۱۳۵)

قادیانیوں کو سیاسی طور پر الگ کیا جاوے:

تمہیں قادیانیوں کی حکمتِ عملی، ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے بانیٔ تحریک احمدیہ نے اپنے مقلدوں کو ملّتِ اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ علاوہ بریں ان کا دین کے اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام، مسلمانوں سے نماز میں قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملہ میں مسلمانوں کا بائیکاٹ اور ان سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص غور و فکر کی ضرورت نہیں۔ جب قادیانی (مرزائی) مذہبی، معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟ علاوہ سرکاری ملازمتوں کے فوائد کے ان کی آبادی؟ انہیں کسی اسمبلی میں ایک نشست بھی نہیں مل سکتی۔

ملّتِ اسلامیہ کو اس بات کا پورا حق ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جاوے" (حرف اقبال صفحہ ۱۳۶)

ہندوؤں کی دور اندیشی:

ہندوستانی قوم پرستوں اور محب وطن افراد کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے، اور وہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔

جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے، وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہندو قوم بن جائیں گے مسلمانوں میں احمدیہ قوم کی ترقی پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔۔

. . . . میرے ہندوستانی قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی عقیدت رام، کرشن، وید، گیتا، اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی (زمین) میں منتقل ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کی عقیدت کم ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکستان میں تھی، اب وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے۔ مکہ اور مدینہ اس کے لئے روا تی مقام بن جاتے ہیں . . . . . وہ اپنی روحانی تشنگی کے لئے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے . . . . . قادیان ہندوستان میں ہے۔ مرزا صاحب بھی ہندوستان میں تھے اور اب جتنے خلیفے اس کی رہنمائی کرتے ہیں سب ہندوستانی ہیں۔

یہی ایک وجہ ہے کہ مسلمان احمدی تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ احمدی تحریک ہی عربی تحریک اور اسلام کی دشمن ہے۔ خلافت تحریک میں احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ کیونکہ وہ خلافت کو ترکی یا عرب میں قائم کرنے کی بجائے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

یہ بات عام مسلمانوں کے لئے جو ہر وقت پان اسلامزم یا پان عربی سنگھٹن (اتحاد) کے خواب دیکھتے ہیں۔ کتنی ہی مایوس کن ہو مگر ایک قوم پرست ہندو کے لئے باعث مسرت ہے ۔"

(مضمون ڈاکٹر شنکر داس مہرہ، بی۔ ایس۔ سی، مندرجہ بندے ماترم ۲۲ر اپریل ۱۹۳۱ء)

مسلم لیگ کا اعلان :

"مسلم لیگ اعلان کر چکی ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود (غلام احمد)

کو خدا تعالیٰ کا مامور اور راست باز ماننے اسے وہ (مسلم لیگ) مسلمان نہیں سمجھتی اور نہ اپنے ساتھ سیاست میں اس وقت تک شامل کرنے کو تیار رہے۔ جب تک وہ احمدی ہونے سے انکار نہ کردے۔"

(اخبار الفضل قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء)

مسلم لیگ کا حلف نامہ:

"اب تو مسلم لیگ بھی جس کے ممبر آزاد خیال اور روا دار سمجھے جاتے تھے۔ اور ہندوستان کی ذہنی روح تصور کئے جاتے تھے۔ ایک حلف نامہ تیار کیا ہے کہ جو ان کی طرف سے (مسلم لیگ کی طرف سے ناقل) امیدوار کھڑا ہو۔ وہ یہ حلف اٹھائے کہ میں اسمبلی میں جاکر احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت منظور کروانے کی کوشش کروں گا۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور۔ ۹ دسمبر ۱۹۳۶ء)

انتقامی کاروائی، مسلم لیگ کا ساتھ نہ دیا جائے:

اس ایجی ٹیشن (مطالبہ پاکستان) قانون شکنی اور سٹرائیک میں احمدیہ کو مسلم لیگ کا ساتھ نہ دیا جائے۔"

احمدی اقلیت تسلیم کی جاوے، احمدیوں کا خود مطالبہ:

"میں نے ایک نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار آفیسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیے جاویں۔ جس پر اس آفیسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ جس طرح آج ان کے علیحدہ حقوق تسلیم کیے گئے ہیں، اسی طرح ہمارے بھی کیے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کرو میں اس کے مقابلہ میں دو احمدی پیش کروں گا۔"

(اخبار الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء)